سورة نوح

آيات ٢١ - ٢٨

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ج ۲۱
وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ج ۲۲ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا
سُوَاعًا ۙ وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ج ۲۳ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ج ۙ وَلَا تَزِدِ
الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۲۴ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم
مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ۲۵ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ
دَيَّارًا ۲۶ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۲۷
رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط
وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۲۸ ع

مطالعہ حدیث

عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رواہ المسلم (والبخاری)

حضرت نواس بن سمعان انصاری (رض) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو اس پر لوگوں کو مطلع ہونے کو ناپسند کرے

سورۃ نوح
آیات ۱-۴
نوحؑ کی دعوتِ توحید، آخرت واستغفار
آیات ۵ - ۲۰
نوحؑ کی دعوت اور تبلیغ کی تفصیل
آیات ۲۱ - ۲۴
اتمامِ حجت کے بعد اللہ کے ہاں نوحؑ کی فریاد
آیت ۲۵
نوحؑ کی قوم پر عذابِ الٰہی
آیات ۲۵ - ۲۸
آپ کی اہل ایمان کے لیئے دعائیں۔ کفر کرنے والوں کے لیئے بد دعا

قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ اِنَّهُمۡ عَصَوۡنِىۡ وَ اتَّبَعُوۡا مَنۡ لَّمۡ يَزِدۡهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ ‏(۲۱)

قَالَ نُوۡحٌ - کہا نوحؑ نے

رَّبِّ اِنَّهُمۡ - اے میرے رب بیشک انہوں نے

عَصَوۡنِىۡ - میری نافرمانی کی عَصَى يَعْصِي ، عِصْيَانٌ.. نافرمانی کرنا

وَ اتَّبَعُوۡا - اور پیروی کی

مَنۡ لَّمۡ يَزِدۡهُ - ان (سرداروں) کی نہیں زیادہ کیا جن کو

مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ - ان کے مال اور ان کی اولاد نے

اِلَّا خَسَارًا - مگر خسارے میں

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَ
وَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۚ ﴿٢١﴾

نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے رب، انھوں نے
میری نافرمانی کی اور ان لوگوں کی پیروی کی جن کے مال اور
جن کی اولاد نے ان کے خسارے ہی میں اضافہ کیا

Noah said: "O my Lord! They have disobeyed me, but they follow (men) whose wealth and children give them no increase but only Loss.

محمد اقبال

قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ اِنَّهُمۡ عَصَوۡنِىۡ وَ اتَّبَعُوۡا مَنۡ لَّمۡ يَزِدۡهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾

- حضرت نوح علیہ السلام کی درد بھری شکایت اپنے رب کے حضور
- اپنی قوم کی نافرمانی کی شکایت - چاہیے تو یہ تھا کہ مال کی فراوانی اور اولاد کی کثرت پر وہ محسن اعظم (یعنی اللہ تعالیٰ) کا شکر کرتے اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اس کے رسول کی اطاعت کرتے اور برائیوں سے بچتے نیکیاں بجالاتے۔ اس طرح آخرت کے لئے نفع کماتے۔ لیکن ہوا یہ کہ وہ اور گھمنڈ اور تکبر میں ڈوب گئے۔ مال و اولاد کو اپنی کوششوں کا ثمرہ خیال کرنے لگے اور اس کے رسول کی مخالفت میں اور تیز ہو گئے
- اس قوم کے رہبر ایسے لوگ ہیں، جنکا امتیاز مال و اولاد کی زیادتی ہے اور وہ مال و اولاد بھی ایسے جو فساد و خرابی کے سوا کسی کام نہیں آتے، نہ تو وہ مخلوق ہی کی خدمت کرتے ہیں اور نہ ہی خالق کے سامنے خضوع و خشوع کرتے ہیں اور یہ بکثرت وسائل و امکانات ان کے غرور و طغیان اور سر کشی کا سبب بن گئے ہیں۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ ﴿٢٢﴾

وَمَكَرُوْا - اور ان (سرداروں) نے چال چلی

مَكْرًا - ایک چال

كُبَّارًا - بہت بڑی

○ مکر : سے مراد ان سرداروں کے وہ فریب ہیں جن سے وہ اپنی قوم کے عوام کو حضرت نوح (علیہ السلام) کی تعلیمات کے خلاف بہکانے کی کوشش کرتے تھے

○ انہوں نے مذہبی اور نسلی عصبیت کا سہارا لے کر عوام کو حضرت نوح (علیہ السلام) کے خلاف بھڑکایا ۔اس ضمن میں ان کے اقوال قرآن میں متعدد مقامات پر مذکور ہیں

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۵ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ ﴿۲۳﴾

وَقَالُوْا - اور انہوں نے کہا

لَا تَذَرُنَّ - نہ تم چھوڑو مادہ : و ذ ر

○ وَذِرَ يَذِرُ: چھوڑنا - کسی چیز کو حقیر جان کر چھوڑنا

اٰلِهَتَكُمْ - اپنے معبودوں کو اِلٰه کی جمع

وَلَا تَذَرُنَّ - اور نہ تم چھوڑو

وَدًّا - ود کو

ود : حضرت نوحؑ کی قوم کے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا، جسکی وہ پوجا کرتے تھے

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ ﴿٢٣﴾

وَّلَا سُوَاعًا - اور نہ سواع کو

وَّلَا يَغُوْثَ - اور نہ یغوث کو

وَيَعُوْقَ - اور نہ یعوق کو

وَنَسْرًا - اور نہ نسر کو

- اس آیت میں پانچ بتوں کا ذکر
- یہ پانچوں دراصل اللہ کے نیک و صالح بندے تھے جو حضرت آدم (علیہ السلام) اور حضرت نوح (علیہ السلام) کے درمیانی زمانے میں گزرے تھے

امام بغوی

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ ﴿۲۳﴾

- قوم نوح جن بتوں کی عبادت کرتی تھی ان میں زیادہ مشہور یہ پانچ بت یعنی ود، سواع ، یغوث ، یعوق اور نسر تھے جنکی اہل عرب نے بھی بعد میں پوجا شروع کردی تھی

- یہ حضرت نوحؑ کی قوم کے بزرگ تھے، جن کی وفات پر شیطان نے ان کے پیروکاروں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم ان حضرات کے نام کے مجسمے بنا کر ان کی جگہ پر رکھ دو اور یہ سمجھو کہ اس مورتی کی صورت میں وہ بزرگ خود یہاں تشریف فرما ہیں

- ان لوگوں نے شیطان کے اس دھوکے میں مبتلا ہو کر ایسے ہی کیا، پھر آہستہ آہستہ ان ہی مورتیوں کی پوجا کی جانے لگی، اور بزرگوں کی محبت کے غلو میں مبتلا ہو کر وہ لوگ شرک کے اس ناقابل معافی جرم کے مرتکب ہوگئے جو کہ سب سے بڑا سنگین اور ہولناک جرم ہے (صحیح بخاری ج 2 ص 722 کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ نوح، روح، صادی علی الجلالین، صفوہ وغیرہ)

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ ﴿۲۳﴾

- قوم نوح جن بتوں کی عبادت کرتی تھی ان میں زیادہ مشہور یہ پانچ بت یعنی ود، سواع، یغوث ، یعوق اور نسر تھے
- بعد میں اہل عرب نے بھی انہی کی پوجا شروع کر دی تھی۔
- یہ حضرت نوحؑ کی قوم کے بزرگ تھے، جن کی وفات پر شیطان نے ان کے پیروکاروں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم ان حضرات کے نام کے مجسمے بنا کر ان کی جگہ پر رکھ دو اور یہ سمجھو کہ اس مورتی کی صورت میں وہ بزرگ خود یہاں تشریف فرما ہیں
- ان لوگوں نے شیطان کے اس دھوکے میں مبتلا ہو کر ایسے ہی کیا، پھر آہستہ آہستہ ان ہی مورتیوں کی پوجا کی جانے لگی، اور بزرگوں کی محبت کے غلو میں مبتلا ہو کر وہ لوگ شرک کے اس نا قابل معافی جرم کے مرتکب ہو گئے جو کہ سب سے بڑا سنگین اور ہولناک جرم ہے (صحیح بخاری ج 2 ص 722 کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ نوح، روح، صادی علی الجلالین، صفوہ وغیرہ)

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۵ وَّ
لَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ ﴿۲۳﴾

انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو، اور نہ
چھوڑو ود اور سواع کو، اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو

they said, 'Do not at all abandon your gods, and do not abandon Wadd nor Suwa, nor Yaghuth and Ya ` uq and Nasr.

محمد اقبال

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

وَقَدْ - اور یقیناً

اَضَلُّوْا - انھوں (سرداروں) نے گمراہ کیا ہے

○ أَضَلَّ يُضِلُّ گمراہ کرنا

كَثِيْرًا - بہت سوں کو

وَلَا تَزِدِ - اور نہ تو اضافہ کر

الظّٰلِمِيْنَ - ظالموں کو

اِلَّا ضَلٰلًا - مگر گمراہی میں

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر ڈالا ہے اور اب تو
ان ظالموں کو گمراہی کے سوا کسی چیز میں ترقی نہ دے

They have already misled many; and grant Thou no increase to the wrong-doers but in straying (from their mark)

محمد اقبال

وَقَدۡ اَضَلُّوۡا کَثِیۡرًا ۬ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

- انبیاء و رسئل اور ان کے نقوش قدم پہ چلنے والوں کو سب سے زیادہ افسوس اور قلق و اضطراب اپنی قوموں کی گمراہی اور بے راہ روی ہی پر ہوتا ہے۔
- حضرت نوحؑ کی طرف سے انکی قوم کے جرم ضلالت کے ارتکاب پر اظہار افسوس
- "انہوں نے گمراہ کیا" کی ضمیر ـــ بتوں کی طرف یا قوم کے سرداروں کی طرف (ابراہیمؑ نے بھی یہی فرمایا تھا رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ)
- گمراہ قیادت ہمیشہ بتوں کے سامنے عوام کو جمع کرتی ہے، یہ بت پتھروں کی شکل میں بھی ہوتے ہیں، افراد کی شکل میں بھی ہوتے ہیں اور افکار کی شکل میں بھی ہوتے ہیں
- سب کے سب دعوت اسلامی کی راہ روکتے ہیں۔ عوام کو داعیان حق سے دور رکھنے کیلیئے بڑی بڑی سازشیں کرتے ہیں اور ان سازشوں پر اصرار کرتے ہیں

وَقَدۡ اَضَلُّوۡا كَثِيۡرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

- "اے اللہ تو بھی ان ظالموں کو گمراہی کے سوا کسی چیز میں ترقی نہ دے"
- یہ ایک ایسے دل کی بد دعا ہے جس نے ایک طویل عرصہ تک جدو جہد کی۔ ایک طویل عرصہ تک مشقتیں برداشت کیں۔ یہ بد دعا تب نکلی کہ تمام ذرائع ختم ہوگئے اور معلوم ہوگیا کہ ان ظالم باغی اور سر کش دلوں میں اب بھلائی کا رمق بھی باقی نہیں۔اس قوم میں جتنا جوہر تھا وہ نکل آیا ہے۔ اب جو باقی ہے اس کی کوئی افادیت نہیں اس کے مٹ جانے ہی میں خیر ہے
- اسی مرحلے میں حضرت موسیٰ ؑ نے بھی قوم فرعون کے لیے بد دعا کی جو سورۂ یونس میں بدیں الفاظ مذکور ہیں۔ (رَبَّنَا لِيُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِكَ، رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰٓى اَمۡوَالِهِمۡ وَاشۡدُدۡ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡا حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ) (یونس : ۱۰، ۸۸) (اے ہمارے رب ! ان کے مالوں کو مٹا دے اور ان کے دلوں پر پٹیاں باندھ دے کہ اب وہ دردناک عذاب دیکھ ہی کر ایمان لائیں۔)

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ - اس (سبب) سے جو ان کی خطائیں تھیں

اُغْرِقُوْا - وہ غرق کیے گئے

فَاُدْخِلُوْا نَارًا - پھر داخل کیے گئے آگ میں

فَلَمْ - پھر نہیں

يَجِدُوْا لَهُمْ - نہیں پایا انہوں نے اپنے لیئے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

اَنْصَارًا - کوئی مددگار

مِّمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم

مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا ﴿٢٥﴾

وہ اپنی خطائوں کی بنا پر غرق کیے گئے، پھر آگ میں جھونک دیئے

گئے، پس اللہ کے مقابل میں انھوں نے کسی کو اپنا مددگار نہیں پایا

Because of their sins they were drowned (in the flood) , and were made to enter the Fire (of Punishment) : and they found- in lieu of Allah- none to help them.

محمد اقبال

مِمَّا خَطِيٓـٰٔتِهِمۡ أُغۡرِقُواْ فَأُدۡخِلُواْ نَارٗا فَلَمۡ يَجِدُواْ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارٗا ﴿٢٥﴾

- حضرت نوحؑ کی پوری بد دعا نقل کرنے سے پہلے، ظالموں اور خطاکاروں کا انجام بیان کیا گیا۔
- ان کا وہ انجام بھی جو یہاں ہوا اور وہ بھی جو آخرت میں ہوا۔ کیونکہ اللہ کے علم کے نقطہ نظر سے آخرت بھی حاضر و موجود ہے اور زاویہ سے بھی کہ اس کا وقوع اس قدر یقینی ہے کہ گویا واقع ہو گیا۔
- ان کی خطاکاریوں، ان کے گناہوں اور ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوئے
- ان کے غرق ہوتے ہی ان کو جہنم رسید بھی کر دیا گیا اور ان کے غرق ہونے اور جہنم کے داخل ہونے کے درمیان جو زمانی فاصلہ ہے وہ گویا ہے ہی نہیں ہے۔

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾

وَقَالَ نُوحٌ - اور کہا نوح نے

رَّبِّ - اے میرے رب

لَا تَذَرْ - نہ تو چھوڑ

عَلَى الْأَرْضِ - زمین پر

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ - کافروں میں سے

دَيَّارًا - کوئی بسنے والا

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾

حضرت نوح (علیہ السلام) نے عرض کی، ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ

And Noah, said: "O my Lord! Leave not of the Unbelievers, a single one on earth!

محمد اقبال

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾

- آپؑ کی اللہ تعالیٰ سے عرض
- اب ان میں سے کسی متنفس کو بھی زندہ نہ چھوڑ کہ اب اس بدبخت قوم سے کسی خیر کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی۔ ان پر حجت تمام ہو گئی ہے۔ اب ان میں سے نہ کسی کو زندہ رہنے کا حق ہے اور نہ ہی ان میں سے کسی سے کسی خیر کی توقع کی جا سکتی ہے
- رسول کی بعثت و تشریف آوری اور ان کی طویل ترین دعوت و تبلیغ کے ذریعے فضل و تمیز کے چھاج میں پوری طرح چھانٹ پھٹک کر دیکھ لیا گیا ہے اور صالح عناصر کو الگ کر کے فاسد عناصر کو جدا کر دیا گیا ہے۔ اب ان فاسد عناصر کا باقی اور برقرار رہنا انسانوں کیلیئے کسی خیر کا نہیں بلکہ شر و فساد کا باعث ہے

وَقَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَى الۡاَرۡضِ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

- رسول پوری قوم کو اپنے چھاج میں پھٹک لیتا ہے اور وہ اتمام حجت کا آخری ذریعہ ہوتا ہے جس کے بعد سنت الٰہی کے مطابق عذاب ہی کا مرحلہ باقی رہ جاتا ہے
- حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے معاشرہ کو اچھی طرح پھٹک کے دیکھ لیا تھا کہ اس میں ایمان اور نیکی کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے اس وجہ سے انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ اب صرف نابکاروں اور کافروں ہی کو جنم دیں گے۔ ان کی کوکھ سے اب کوئی مومن و مسلم جنم لینے والا نہیں ہے۔
- جب معاشرہ اس درجے کو پہنچ جائے تو اس کے بعد اس کے لیے اس کے سوا کچھ اور مقدر نہیں ہوتا کہ طوفان نوح کے ذریعہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾

اِنَّكَ - بیشک تو

اِنْ تَذَرْهُمْ - اگر تو چھوڑ دیگا ان کو

يُضِلُّوْا - وہ بھٹکا دیں گے

عِبَادَكَ - تیرے بندوں کو

وَلَا يَلِدُوْٓا - اور نہ وہ جنم دیں گے

اِلَّا فَاجِرًا - مگر نافرمانوں کو

كَفَّارًا - ناشکروں کو

وَلَدَ يَلِدُ ، وِلَادَةً پیدا کرنا، جنم دینا

إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوٓا إِلَّا فَاجِرًا
كَفَّارًا ﴿٢٧﴾

اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے
اور ان کی نسل سے جو بھی پیدا ہوگا بدکار اور سخت کافر ہو گا

"For, if Thou dost leave (any of) them, they will but mislead Thy devotees, and they will breed none but wicked ungrateful ones.

محمد اقبال

اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ يُضِلُّوۡا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

- اس خبر کے پیچھے ساڑھے نو سو برس کے طویل زمانے پر پھیلا ہوا وہ تجربہ کار فرما تھا جو حضرت نوح کو اس بدبخت قوم کے بارے میں تھا
- دوسری طرف آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بارے میں صاف وصریح وحی کے ذریعے خبر کردی گئی تھی کہ اب آپ کی قوم کے ان بدبختوں میں سے کسی نے بھی ایمان نہیں لانا سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لا چکے
- حضرت نوحؑ نے اپنے رب کے حضور عرض کیا کہ مالک اب اگر تو نے ان میں سے کسی کو زندہ چھوڑ دیا تو ان سے آئندہ فاسق وبدکار ہی پیدا ہوں گے، جن کے ناپاک وجودوں سے آگے مزید گندگی پھیلے گی اور تعفن بڑھے گا

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

رَبِّ اغْفِرْلِیْ - اے میرے رب بخش دے مجھ کو

وَلِوَالِدَیَّ - اور میرے والدین کو

وَلِمَنْ - اور اس کو (جو)

دَخَلَ بَیْتِیَ - داخل ہوا میرے گھر میں

مُؤْمِنًا - ایمان لا کر

وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ - اور ایمان لانے والوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ - اور ایمان لانے والیوں کے لئے

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۚ﴿۲۸﴾ ع

وَلَا - اور نہ

تَزِدِ - تو اضافہ کر

الظّٰلِمِيْنَ - ظالموں کو

اِلَّا - مگر

تَبَارًا - ہلاکت میں

○ مادہ : ت ب ر

○ تَبَرَ يَتْبُرُ، تَبْرًا تباہ کرنا

رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

میرے رب، مجھے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہوا ہے، اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرمادے، اور ظالموں کے لیے ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر

"O my Lord! Forgive me, my parents, all who enter my house in Faith, and (all) believing men and believing women: and to the wrong-doers grant Thou no increase but in perdition!"

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ

- حضرت نوح کی طرف سے اہل ایمان کے لئے مغفرت و بخشش کی دعا
- سب سے پہلے آپ نے اپنے لئے مغفرت کی دعاء کی
- یہ انبیاء کے آداب ہیں بارگاہ رب تعالیٰ میں۔ اللہ کے سامنے بندے کو اس طرح عاجزی سے بات کرنا چاہیئے جس طرح نوح علیہ السلام کر رہے ہیں۔ وہ اس طرح دعا کر رہے ہیں جس طرح ایک انسان دعا کرتا ہے۔ انسان سے غلطی بھی ہوتی ہے، تقصیرات بھی ہوتی ہیں۔ اگرچہ ایک نبی غایت درجہ مطیع رب ہوتا ہے
- انہوں نے طویل عرصہ اعصاب شکن جدوجہد کی، پھر بھی وہ دعا کرتے ہیں کہ جو تقصیرات ہوئی ہیں معاف کر دی جائیں۔

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ

- پھر اپنے والدین کی بخشش کیلیۓ، جس سے والدین کے حق کی عظمت شان بھی واضح ہو جاتی ہے
- اسکے بعد آپؑ نے ان سب لوگوں کیلیۓ مغفرت کی دعاء فرمائی جو ایمان کی حالت میں ان کے گھر میں پناہ گزین ہوئے تھے۔ اور پھر آپ نے سب ہی ایماندار مردوں اور عورتوں کیلیۓ دعا فرمائی، کہ یہی تقاضا ہے ایمان و یقین کے مقدس رشتے و تعلق کا
- یہ اسلامی نظریہ حیات کا ایک راز ہے کہ اس نظریہ کے ساتھ منسلک ہونے والے لوگوں کا آپس میں بہت ہی گہرا رابط، تعلق اور محبت اور برادرانہ جذبات ہوتے ہیں۔ اور یہ خصوصیت صرف اسلامی نظریہ حیات ہی کو حاصل ہے

سورۃ نوح

- اس میں ایک طرف ایک نبی کی ان تھک جدو جہد کی تصویر کشی ہے اور دوسری طرف سرکشوں اور معاندین کی تصویر ہے
- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ داعیان حق کو کس قدر عظیم جدو جہد کرنی چاہیئے اور یہ کہ اس راہ میں کس قدر مشکلات ہوا کرتی ہیں۔ اور کس قدر عظیم قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے، اللہ کے دین کے قیام کی جدو جہد؟
- اور یہ عظیم جدو جہد اس لئے ضروری ہے کہ کوئی انسانی سوسائٹی دعوت اسلامی اور اسلام نظام کے سوا، نہ ہی دنیا میں اور آخرت میں ترقی اور کامیابی حاصل کر سکتی ہے۔ غرض ترقی کا راز اور انسانیت کے عروج کا ذریعہ دعوت اسلامی اور اسلامی نظام کے قیام میں ہے۔